"بزرگوں نے فرمایا"
علامہ شبلی نعمانیؒ

شہر بانو سیدنا حسینؓ کی اہلیہ نہیں تھیں

شہر بانو کا قصہ جو غلط طور پر مشہور ہو گیا ہے۔ اس کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ عام طور پر یہ مشہور ہے کہ جب فارس فتح ہوا تو یزدگرد شہنشاہ فارس کی بیٹیاں گرفتار ہو کر مدینہ میں آئیں۔ حضرت عمرؓ نے عام لونڈیوں کی طرح بازار میں ان کے بیچنے کا حکم دیا۔ لیکن حضرت علیؓ نے منع کیا کہ خاندانِ شاہی کے ساتھ ایسا سلوک جائز نہیں۔ ان لڑکیوں کی قیمت کا اندازہ کرایا جائے۔ پھر یہ لڑکیاں کسی کے اہتمام اور سپردگی میں دی جائیں اور اس سے ان کی قیمت اعلیٰ سے اعلیٰ شرح پر لی جائے۔ چنانچہ حضرت علیؓ نے خود ان کو اپنے اہتمام میں لیا۔ اور ایک امام حسینؓ کو ایک محمد بن ابی بکرؓ کو ایک عبداللہ کو عنایت کی۔

اس غلط قصہ کی حقیقت یہ ہے کہ زمخشری نے جس کو فنِ تاریخ سے کچھ واسطہ نہیں، "ربیع الابرار" میں اس کو لکھا اور ابنِ خلکان نے امام زین العابدین کے حال میں یہ روایت اس کے حوالہ سے نقل کر دی لیکن یہ محض غلط ہے۔ اولاً تو زمخشری کے سوا طبری، ابن الاثیر، یعقوبی، بلاذری، ابنِ قتیبہ وغیرہ کسی نے اس واقعہ کو نہیں لکھا اور زمخشری کا فنِ تاریخ میں جو پایہ ہے وہ ظاہر ہے۔

اس کے علاوہ تاریخی قرائن اس کے بالکل خلاف ہیں۔ حضرت عمرؓ کے عہد میں یزدگرد اور خاندانِ شاہی پر مسلمانوں کو مطلق قابو نہیں حاصل ہوا۔ مداین کے معرکے میں یزدگرد مع تمام اہل و عیال کے دارالسلطنت سے نکلا اور حلوان پہنچا۔ جب مسلمان حلوان پر بڑھے تو وہ اصفہان بھاگ گیا اور پھر کرمان وغیرہ میں ٹکراتا پھرا۔ مرو میں پہنچ کر ۳۰ھ میں جو حضرت عثمانؓ کی خلافت کا زمانہ ہے مارا گیا۔ اس کی آل اولاد اگر گرفتار ہوئے ہوں گے تو اسی وقت گرفتار ہوئے ہوں گے۔ مجھ کو شبہہ ہے کہ زمخشری کو یہ بھی معلوم تھا یا نہیں کہ یزدگرد کا قتل کس عہد میں واقع ہوا۔

اس کے علاوہ جس وقت کا یہ واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔ اس وقت حضرت حسینؓ کی عمر ۱۲ برس کی تھی۔ کیونکہ جناب ممدوح ہجرت کے پانچویں سال پیدا ہوئے اور فارس ۱۷ھ میں فتح ہوا۔ اس لیے یہ امر بھی کس قدر مستبعد ہے کہ حضرت علی نے ان کی نابالغی میں ان پر اس قسم کی عنایت کی ہو گی۔ اس کے علاوہ ایک شہنشاہ کی اولاد کی قیمت نہایت گراں قرار پائی ہو گی۔ اور حضرت علیؓ نہایت زاہدانہ اور فقیرانہ زندگی بسر کرتے تھے۔

غرض کسی حیثیت سے اس واقعہ کی صحت پر گمان نہیں ہو سکتا۔

"الفاروق" حصہ دوم ص۔ ۱۷۲، ۱۷۳